پاکستان...
قدرت کا عظیم احسان

۳۰ صفر المظفّر ۱۴۴۸ھ / 14 اگست 2026ء

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com/ یا QR code سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Follow our Acount
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَاذۡکُرُوۡۤا اِذۡ اَنۡتُمۡ قَلِیۡلٌ مُّسۡتَضۡعَفُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ تَخَافُوۡنَ اَنۡ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىکُمۡ وَاَیَّدَکُمۡ بِنَصۡرِہٖ وَرَزَقَکُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ۔ [الانفال 26:8]

"دن منانے" کی روایت قدیم بھی ہے اور آفاقی بھی۔ صدیوں سے لوگ مختلف ایّام مناتے چلے آرہے ہیں اور یہ طریقہ کسی ایک خطے یا قوم تک محدود نہیں، بلکہ عالَم گیر سطح پر رائج ہے۔ جس دن میں ربِّ قدیر نے اپنے بندوں پر کوئی خاص اِنعام فرمایا ہو اُس کی یادگار قائم کرنے کا حکم آیتِ قرآنیہ میں بھی موجود ہے۔[1]

برِّصغیر کے مسلمانوں، خصوصًا اہلِ پاکستان کے لیے 14 اگست ایک یادگار اور نہایت مُبارک دن ہے؛ اِس روز خالقِ کائنات نے مسلمانوں پر عظیم احسان فرماتے ہوئے پاکستان کی صورت میں ایک آزاد اور خود مختار ریاست عطا فرمائی تھی۔ اِسی مُناسَبَت سے 14 اگست کو قومی سطح پر یومِ آزادی (Independence Day) جوش و جذبے کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

اِس پُرمَسرَّت موقع پر اگرچہ مختلف سرکاری و غیر سرکاری تقریبات منعقد ہوتی ہیں، مگر بہت کچھ محض رسمی روایات تک محدود رہ جاتا ہے.. حالانکہ یہ دن جتنے بڑے اِنعامِ الٰہی کی یادگار ہے اُس کا تقاضا ہے کہ روایتی اُمور سے بالاتر ہو کر تربیتی و فکری پہلوؤں پر توجّہ دی جائے اور نئی نسل میں اِس عظیم احسان کی قدر، قیامِ پاکستان کے نظریہ و مقصد اور اِس کی ترقّی و استحکام کے لیے مسلسل کوشش کا جذبہ و شعور بیدار کیا جائے۔

ربِّ کریم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ریاستِ مدینۂ منوّرہ کی صورت میں آزاد وطن عطا فرمایا، اِس حوالے سے قرآنِ مجید نے اُنھیں جو حکم دیا وہ ہمیں بھی یومِ آزادی منانے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ باری تعالیٰ نے فرمایا: وَاذۡکُرُوۡۤا اِذۡ اَنۡتُمۡ قَلِیۡلٌ مُّسۡتَضۡعَفُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ تَخَافُوۡنَ اَنۡ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىکُمۡ وَاَیَّدَکُمۡ بِنَصۡرِہٖ وَرَزَقَکُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ۔ یعنی "مسلمانو! یاد کرو جب تمہاری تعداد کم تھی، تم ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے، تم ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں ملیامیٹ کر دیں گے (صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے) تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پناہ دی اور اپنی مدد کے ذریعے تمہیں قوّت عطا کی اور پاکیزہ چیزوں سے تمہیں روزی دی؛ تاکہ تم شکر ادا کرو۔" [الانفال 26:8]

آیتِ مُبارَکہ سے تربیت حاصل کرتے ہوئے ہمیں یومِ آزادی کو فکری نہج پر منانے کی رِوایت کو فَروغ دینا چاہیے۔ چنانچہ آج کا خطبہ "پاکستان... قدرت کا عظیم احسان" کے عنوان سے ہو گا اور چند اَہَمّ تربیتی اُمور کو ذکر کیا جائے گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: وَذَکِّرۡہُمۡ بِاَیّٰىمِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ۔ [ابراھیم 05:14]

آزادی کی قدر

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بندوں کو بے شمار نعمتیں عطا فرماتا ہے، تاہم اُن نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے اور اُن کی قدر کرنے کے حوالے سے انسانوں کے رویّے مختلف ہوتے ہیں:

⟸ جو لوگ نعمت کی قدر کرتے ہیں.. یعنی اُس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اُس نعمت سے ربِّ کریم کے پسندیدہ طریقے کے مطابق فائدہ اُٹھاتے ہیں... اُنھیں مزید نعمتوں سے بھی نوازا جاتا ہے اور عطا شدہ نعمتوں کے دَوام سے بھی سرفراز کیا جاتا ہے۔

⟸ تاہم جو افراد نعمت کی ناقدری کرتے ہیں... خواہ اِس طرح کہ اُسے احسانِ خداوندی ماننے کے بجائے محض اپنی محنت و کوشش کا نتیجہ سمجھتے ہیں یا اِس طرح کہ نعمت کو غلط طریقے سے استعمال کرتے ہیں.. اُنھیں مختلف صورتوں میں اِس ناشکری کی سزا دی جاتی ہے، مثلاً یہ کہ نعمتوں سے برکت اُٹھالی جاتی ہے یا وہ اُن نعمتوں سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔[1]

اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ وطنِ عزیز پاکستان بالخصوص برِّصغیر کے مسلمانوں پر ربِّ کریم کا بہت بڑا اِحسان ہے۔ اگرچہ مسلمانانِ ہند نے اِس کے حصول کے لیے بے پناہ کوششیں کیں، مگر تاریخ کا مُطالَعہ کرنے والا ہر شخص اِس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شاملِ حال نہ ہوتا تو سازشیں اتنی خطرناک تھیں کہ پاکستان کا قیام ممکن نہ ہوتا۔ چنانچہ ہمیں اِس اِنعامِ عظیم کی قدر کرنی چاہیے؛ تاکہ یہ رحمتِ الٰہی سے صبحِ قیامت تک قائم بھی رہے اور اِس کی عزّت و وَقار و ترقّی میں مسلسل اِضافہ بھی ہو۔

پاکستان کی قدر و منزلت کا شعور بیدار کرنے کے لیے ہمیں غور کرنا چاہیے کہ اِس وطن کو حاصل کرنے کی خاطر ہمارے بڑوں نے کتنے طویل عرصے تک بے پناہ قربانیاں دی ہیں:

❖ انگریز کے قبضے سے پہلے ہندوستان کی معیشت دُنیا کی بہترین معیشتوں میں شمار ہوتی تھی۔ یہاں کی پیداوار نہایت شان دار اور مصنوعات عالَمی معیار کی تھیں، حتّٰی کہ برطانیہ بھی یہاں سے مختلف اَشیا درآمد کرتا تھا، شہریوں کی آمدن بہترین اور غربت کی شرح بہت کم تھی۔ پھر برطانوی سامراج نے اپنا کاروبار چمکانے کے لیے برِّصغیر کو جی بھر کر لُوٹا اور یہاں کی معیشت کو تباہ کیا، حتّٰی کہ لوگوں کو فاقہ کشی تک کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ اِس مَعاشی ظلم و استحصال کے باوجود ہمارے بُزرگوں نے نہ تو دینی اقدار کو پسِ پشت ڈالا اور نہ ہی برطانوی راج کو قبول کیا۔

❖ 1857ء میں برِّصغیر کے مسلمانوں نے برطانوی سامراج کے خلاف جہاد شروع کیا، لیکن اپنوں کی غدّاری کی وجہ سے جنگِ آزادی میں کامیابی نہ ملی۔ جنگ کے اختتام پر انگریزوں نے بے شمار گاؤں جلا دیے، کئی مقامات پر پورے پورے دیہات کے لوگوں کو پھانسی

---

[1] وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔ [ابراھیم 14:7]

دی۔ دہلی کے ہر درخت پر کسی نہ کسی مسلمان کی نعش لٹک رہی تھی اور سینکڑوں علما کو توپوں کے ساتھ باندھ کر گولوں سے اُڑایا گیا۔ ایک تحقیق کے مطابق اِس موقع پر انگریزوں نے تقریباً پانچ لاکھ مسلمانوں کو شہید کیا تھا۔

❖ تحریکِ پاکستان شروع ہوئی تو مسلمانانِ ہند نے نہ صِرف انگریز حکومت کی طرف سے ہونے والے سیاسی انتقام کا ڈٹ کر مُقابلہ کیا، بلکہ سکھوں اور ہندوؤں کے انسانیت سوز مَظالم بھی برداشت کیے۔ کوئی شخص اُن حالات کا جائزہ لینا چاہے تو ہندوستان میں مسلمانوں کی موجودہ صورتِ حال سے بآسانی اندازہ کر سکتا ہے۔ جب جدید دَور میں آئینی طور پر سیکولر سٹیٹ ہونے کے باوُجود بھارتی حکومت کی سرپرستی میں مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں تو اُس دَور کے حالات اِس سے کہیں زیادہ خوف ناک تھے! مگر سلام ہے اُن سُنّی علماء و مشائخ کو جن کی تربیت سے مسلمانوں نے استقامت کا پہاڑ بن کر حالات کا مقابلہ کیا اور پاکستان کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے اپنی تحریک پوری قوّت سے جاری رکھی۔

❖ پاکستان قائم ہونے کے بعد ہند سے ہجرت کر کے یہاں آنے والوں کی داستانیں بھی دلوں کو دَہلا دینے والی ہیں، کتنے ہی ایسے خاندان تھے جو ہجرت کر کے بھارت سے روانہ ہوئے، مگر اُن کے ایک دو افراد ہی پاکستان پہنچ سکے اور باقی سب راستے میں شہید ہو گئے۔ آفرین ہے اسلام کے اُن دیوانوں پر جنھوں نے اپنی جائدادیں، کاروبار اور دیگر تمام اسباب ہندوستان میں چھوڑ کر اپنی جانیں بھی داؤ پر لگا دیں؛ صِرف اِس لیے کہ نئے وطن پاکستان میں پہنچ جائیں گے، جو اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے اور وہاں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام پر عمل کرنے میں کوئی رُکاوٹ نہیں ہو گی۔

آزادی کی قدر و قیمت جاننے کے لیے سرزمینِ مقدّس فلسطین اور مقبوضہ کشمیر کے حالات پر بھی غور کیجیے! مئی 1948ء سے اب تک فلسطینی مسلمان اسرائیلی درندوں کے مَظالم کا سامنا کر رہے ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسا خاندان ہو جس کا کوئی فرد شہید نہ ہوا ہو یا جس کی جائداد پر صَہیونی وحشیوں نے قبضہ نہ کیا ہو۔

یوں ہی اہلِ کشمیر کو بھی اپنی آزادی کی جنگ لڑتے ہوئے 80 سال ہونے والے ہیں۔ سلام ہے کشمیری ماؤں کو، جنھوں نے ایسے باہمّت بیٹے جنم دیے کہ تمام تر بھارتی مظالم کے باوُجود اُنھوں نے جبر کے سامنے سر نہیں جھکایا اور آج بھی حقِ آزادی کے لیے پوری قوّت سے جِدّ و جَہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اِن تمام اُمور کو ذکر کرنے کا مقصِد یہ ہے کہ ہم یومِ آزادی کے موقع پر فقط جھنڈیاں لگانے یا دیگر رسمی سرگرمیوں کو کافی نہ سمجھیں، بلکہ اپنے اندر اور نئی نسل کے اندر یہ شعور بیدار کریں کہ آزادی کتنی بڑی نعمت ہے اور ہمیں اِس کی قدر کیسے کرنی چاہیے۔

چنانچہ آزادی کی قدر کرتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے خالقِ کریم جَلَّ مَجْدُہٗ کا شکر بھی ادا کرنا چاہیے اور بانیانِ پاکستان کے مشن و نظریّے کے مطابق وطنِ عزیز میں اسلام کے نفاذ اور اِس کی ترقّی و استحکام کے لیے مخلصانہ جِدّ و جَہد بھی کرنی چاہیے۔

نظریۂ پاکستان کا تحفُّظ

تحریکِ پاکستان کی بنیاد ''دو قومی نظریہ''(Two Nation Theory)ہے۔اِس فکر و نظریّے کا خلاصہ یہ ہے کہ دُنیا بھر کے مسلمان ایک قوم اور ایک اُمّت ہیں، بلکہ آپس میں بھائی بھائی ہیں، جب کہ جہان بھر کے کفار ایک الگ قوم ہیں۔ تمام مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت ایک ہی ہے جو سرکارِ دوعالم ﷺ نے عطا فرمائی ہے اور مسلمان کہیں بھی رہتا ہو، اُس پر لازم ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق پوری دنیا میں اسلام کی سربلندی اور ترقی کے لیے جِدّ و جَہد کرے۔

یومِ آزادی کے موقع پر ہمیں ضرور سوچنا چاہیے کہ وہ کون سی طاقت تھی جس نے مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے کروڑوں مسلمانوں کو ہم آواز کر دیا تھا؟ کس مشن کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے ہر طرح کی قربانیاں دی تھیں؟ بلاشبہ اُن کا مقصدِ وحید اور نصب العین یہی تھا کہ ایک ایسی ریاست حاصل کریں جہاں قرآن و سنت کا نظام ہو اور جہاں بغیر کسی رکاوٹ کے دینِ اسلام پر عمل کر سکیں۔ اُن کے مقصود و مُدّعا کی سب سے بڑی دلیل اُن کا وہ نعرہ ہے جو گلی گلی اور کوچے کوچے میں بَلند ہوتا تھا:

''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ''۔

شاعرِ مشرق اقبال علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا: اِس آزادی سے ہمارا مقصِد یہی نہیں کہ ہم آزاد ہو جائیں، بلکہ ہمارا اوّلین مقصد یہ ہے کہ اسلام قائم رہے اور مسلمان طاقت وَر بن جائیں؛ اِس لیے مسلمان کسی ایسی حکومت کے قیام میں مدد گار نہیں ہو سکتا جس کی بنیادیں اُن ہی اُصولوں پر قائم ہوں جن پر انگریز حکومت قائم ہے۔ ایک باطل کو مٹا کر دوسرے باطل کو قائم کرنا چہ معنی دارَد؟ اگر آزادیٔ ہند کا نتیجہ یہ ہو کہ جیسا دارِ کفر ہے ویسا ہی رہے یا اس سے بھی بدترین ہو جائے تو مسلمان ایسی آزادیٔ وطن پر ہزار مرتبہ لعنت بھیجتا ہے۔ ایسی آزادی کی راہ میں لکھنا، بولنا، روپیہ صرف کرنا، لاٹھیاں کھانا، جیل جانا، گولی کا نشانہ بننا... سب کچھ حرام اور قطعی حرام سمجھتا ہے۔

(مقالاتِ اقبال از سید عبد الواحد معینی، ص:279، القمر انٹر پرائزز، لاہور)

یومِ آزادی کے موقع پر شہیدوں کی روحیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں: ہمارا پاکستان بہت قیمتی ہے، اِسے معمولی نہ سمجھنا! ہمارے مقصِد سے بے وفائی نہ کرنا! اور ہمارے مشن کو بھول نہ جانا!

افسوس کہ وہ دو قومی نظریہ جس کی بنیاد پر پاکستان مَعْرِضِ وجود میں آیا اور جس کی خاطر قربانیاں دی گئیں، اب یومِ آزادی کے موقع پر اُسے پروان چڑھانا تو کُجا! اُس کا نام بھی نہیں لیا جاتا، بلکہ لبرل لوگ تو چاہتے ہیں کہ پاکستانی مسلمان ''اُمّت'' کا تصور ہی چھوڑ دیں اور اسلامی ریاست کی بات ہی نہ کریں۔ ظاہر ہے کہ ''تصوُّرِ اُمّت'' اور ''دو قومی نظریہ'' ہی اسرائیل کو تسلیم کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے، اِسی نظریّے کی وجہ سے پاکستانی مسلمان غزّہ، کشمیر، عراق، شام اور دیگر ممالک میں ہونے والے ظلم پر تلملا اُٹھتے ہیں اور یہی نظریہ ''اسلامی جہاد'' کے تصوُّر کی بنیاد ہے۔

مایوسی کے بجائے مخلصانہ کوشش

قدرت کا نظام ہے کہ حالات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے... قوموں اور افراد کی زندگیوں میں اُتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے اور ترقّی و تنزّل ہر ملک و قوم کی تاریخ کا حصّہ ہوتا ہے۔

بدقسمتی سے بانیِ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ کی وفات کے بعد سے اب تک زیادہ عرصہ وطنِ عزیز کی حکومت ایسے افراد کے ہاتھوں میں رہی ہے جنہوں نے اِس کے ساتھ سوتیلی ماں والا سُلوک کیا۔ چنانچہ آج ملک کی مَعاشی صورتِ حال اَبتَر ہے... اگرچہ ہر دور میں حکومتیں اعداد و شمار کی جادوگری کے ذریعے قوم کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتی رہی ہیں اور اب بھی ایسا ہی ہے۔

اِن تمام تر مشکلات کے باوُجود ہمیں مایوس ہونے اور دل ہارنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پُر اُمّید رہنا چاہیے اور اِخلاص کے ساتھ تمام تر صلاحیتیں وطن کی ترقّی اور نِفاذِ اسلام کے لیے صَرف کرنی چاہییں۔ ہمارے بڑوں نے مخلصانہ کوشش کی تھی تو توقُّعات کے برعکس تحریکِ پاکستان شروع ہونے کے بعد مختصر عرصے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے رسولِ کریم ﷺ کے صدقے میں آزاد وطن حاصل ہو گیا تھا، اگر ہم بھی صدقِ نیّت کے ساتھ اپنی توانائیاں بروئے کار لائیں تو اِن شاء اللہ تعالیٰ یہ ملک ہماری سوچ سے بھی زیادہ ترقّی کرے گا اور دشمنانِ اسلام و مخالفینِ پاکستان اپنے عَزائم میں ناکام و نامُراد ہوں گے۔

ایک موقع پر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو کفار کی طرف سے سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اُن کے دل نہایت غمگین تھے، ربِّ کریم نے اُس موقع پر ایسی حسین آیتِ مُبارَکہ نازل فرمائی جو قیامت تک مسلمانوں کو مایوسی سے نَجات دلاتی رہے گی اور اُن کی ہمّت و حوصلے کو بلند کرتی رہے گی۔ ارشادِ ربّانی ہوا: وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ یعنی "ہمت نہ ہار بیٹھنا! اور غم زدہ و پریشان نہ ہونا! اگر تم سچے مومن ہو تو تم ہی سربلند ہو گے۔" [اٰلِ عمرٰن 3:139]

سخت مشکلات کے باوُجود ہمارے حالات پھر بھی اچھے ہیں۔ ذرا اُس وقت کا تصوُّر کیجیے جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بنیادی ضروریاتِ زندگی بھی مُیَسَّر نہیں تھیں! کھانے کے لیے پورے دن میں فقط ایک کھجور ملتی تھی، سواریاں دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے پیدل چل چل کر پاؤں زخمی ہو گئے تھے، مگر نہ تو وہ حضرات مایوس ہوئے اور نہ ہی اُنھوں نے اپنے حصّے کا کام کرنے سے انکار کیا، بلکہ ایسے حالات میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر کامل بھروسا اور رسولِ کریم ﷺ کے ارشادات پر مکمل اعتماد رکھتے ہوئے ڈٹے رہے اور اپنی اپنی خدمات پوری دل جمعی کے ساتھ انجام دیتے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اُنھیں ہر مقام پر سربلندی عطا فرمائی اور دُنیا کی بڑی طاقتیں (Global Superpowers) اُن کے قدموں میں ڈھیر ہو گئیں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سخت آزمائشوں میں مبتلا فرمانے کے بعد بے مثال عُروج عطا کرنے میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ قیامت تک مسلمانوں کو سبق ملے اور وہ مایوس ہونے کے بجائے ہمیشہ پُر اُمّید رہتے ہوئے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔

اِرجاف کی مَذمّت: بعض لوگ ہر وقت مایوسی کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور ایسے ایسے جملے بھی بولتے ہیں جو مسلمان کو زیب نہیں دیتے، بلکہ وطن کا سچا مُحِبّ بھی ویسے الفاظ زبان پر لانے سے ہچکچاتا ہے۔ میڈیا والے اپنی ریٹنگ بڑھانے کے لیے سنسنی پیدا کرتے اور بات کا بتنگڑ بنادیتے ہیں۔ حقائق سامنے لانا ایک الگ چیز ہے، مگر مایوسی پھیلانے کی اِجازت نہیں۔ قرآنِ حکیم نے مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے کی کوشش کرنے والے منافقوں کی نہ صِرف مذمت فرمائی، بلکہ اُنھیں سزا کی وعید بھی سُنائی ہے۔[الاحزاب 33:61]

چنانچہ ہمیں نہ تو خود مایوس ہونا چاہیے اور نہ ہی دوسروں کے حوصلے پست کرنے چاہییں، بلکہ پُر اُمّید ہو کر وطن کی ترقّی واستحکام کے لیے اپنے اپنے حصّے کا کام کرنا چاہیے۔ کسی شاعر نے خوب کہا:

شِکوۂ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا　　اپنے حصّے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

مادہ پرستی کی مَذمّت: بعض افراد کی نظر فقط ظاہری اسباب پر ہوتی ہے، اُنھیں اگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسا کرنے اور کوشش کے ساتھ ساتھ رحمتِ الٰہی سے پُر اُمّید رہنے کی تلقین کی جائے تو وہ اِسے "خیالی پُلاؤ" قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں: حقائق کی دُنیا میں ایسے تصوُّرات کی گنجائش نہیں۔ ایسے افراد کو بھی اپنی اِصلاح کرنی چاہیے۔ دینِ متین ہمیں بھرپور کوشش کا حکم دیتا ہے، مگر مادہ پرستی (Materialism) اور فقط اسباب پر نظر رکھنے کی اِجازت نہیں دیتا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالقِ کائنات کا ارشادِ گرامی بیان فرمایا: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ۔ یعنی "مَیں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے۔" (صحیح بخاری، حدیث: 7405) چنانچہ اپنی طاقت کے مطابق کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے رحمت کی ہی اُمّید رکھنی چاہیے؛ تاکہ رحمت والا معاملہ ہو۔

خدمتِ وطن کی ترغیب: پاکستان ایک عظیم اسلامی رِیاست ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ دُنیا کی نظریں اِس پر ہیں؛ لہٰذا رِضائے الٰہی کی خاطر اِس وطن کی ترقّی واستحکام اور نظریۂ پاکستان کے تحفُّظ کے لیے کوشش کرنا ہر پاکستانی مسلمان کی قومی ذمّے داری بھی ہے اور اہم مذہبی فریضہ بھی۔ جو حضرات بڑے مناصِب پر فائز ہیں اُن پر اپنی حیثیت کے مطابق کوشش کرنا لازم ہے اور عوام پر اپنی بِساط کے مطابق خدمات پیش کرنا لازم ہے۔

کوئی شخص اخلاص کے ساتھ معمولی سی کوشش بھی کرے تو ربِّ کریم اُسے اعلیٰ شان کے ساتھ قبول فرماتا ہے۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وخیرات کی ترغیب دلائی، مال دار صحابہ نے زیادہ مقدار میں مال پیش کیا، جب کہ سیدنا ابو عقیل اَنصاری رضی اللہ عنہ ایک صاع (تقریباً چار کلو) کھجوریں لائے۔ عرض گزار ہوئے: حضور! مَیں نے گزشتہ رات کو پانی نکالنے کی مزدوری کی تھی، اُجرت کے طور پر دو صاع کھجوریں ملیں، آدھی گھر والوں کے کھانے کے لیے چھوڑ آیا ہوں اور بقیہ نصف خدمتِ دین کے لیے حاضر ہیں۔ اللہ کریم نے اِس خدمت کو یوں شرفِ قبولیت عطا کیا کہ اِس سے متعلق آیتِ کریمہ نازل فرمائی۔[ملاحظہ کیجیے: التوبۃ 9:79]

بانیان و محافظین کو خراجِ تحسین

زندہ قومیں اپنے محسنوں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں اور ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارے لیے سب سے اَہَمّ بات یہ ہے کہ اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کے وَقار کے لیے خدمات انجام دینے والوں کی ربِّ کریم نے بھی بے حدّ عزّت افزائی فرمائی اور سرکارِ دوعالَم ﷺ نے بھی اُن پر خاص کرم نوازیاں فرمائیں۔

یہ بات بھی لائقِ توجُّہ ہے کہ اگرچہ آسانی اور عُروج کے دَور میں بھی خدمت کرنے والوں کی بہت قدر و منزلت ہے، مگر مشکل اور بے سروسامانی کے دَور میں جان ہتھیلی پر رکھ کر وفا کرنے والوں کی شان نرالی ہوتی ہے۔ خالقِ کریم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جنّت کا وعدہ فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی بتادیا کہ فتحِ مکہ کے بعد ایمان لانے، راہِ خدا میں مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے والے اُن صحابہ کے برابر نہیں جو فتحِ مکہ سے پہلے ایمان لائے، خرچ کیا اور جہاد کی سعادت پائی، پہلے والوں کا درجہ عظیم تر ہے۔[الحدید 10:57]

چنانچہ یومِ آزادی کے موقع پر ہمارا قومی اور مذہبی فریضہ ہے کہ ہم اُن حضرات کو خراجِ تحسین پیش کریں جنہوں نے اِس وطن کے حصول کے لیے قربانیاں دیں، نیز قیامِ پاکستان کے بعد اِس کی سرحدات اور نظریّے کے تحفُّظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا... خصوصًا اُن سُنّی علماء و مشائخ، مسلم لیگ کے قائدین اور عوام کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ہمارے پاس الفاظ ہی نہیں جنہوں نے اپنا تَن مَن دھن سب کچھ اُس وقت پاکستان پر وار اجب بڑے بڑے لوگ انگریز سے وفاداریاں نبھا رہے تھے اور ہندو مسلم اتحاد کے داعی تھے۔ یوں ہی جنہوں نے نظریۂ پاکستان کے تحفُّظ کے لیے تحریکِ نظامِ مصطفیٰ اور تحریکِ ختمِ نُبوّت میں قربانیاں دیں اُنھیں بھی ہم دونوں ہاتھوں سے سلام پیش کرتے ہیں۔ مُسلّح افواج اور دیگر اداروں کے وہ جوان بھی بلاشبہ ہمارے محسن اور لائقِ صد افتخار ہیں جو جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر وطنِ عزیز میں امن کے قیام اور اِس کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے اِس وقت اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی کا خلاصہ ہے: "جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسلامی سرحد پر مسلمانوں کی حفاظت کے لیے گھوڑا باندھے ہوئے (مُسلّح ہو کر) وفات پاجائے:"

⇐ أُجْرِيَ عَلَيْهِ أَجْرُ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ۔ یعنی "وہ زندگی میں جو نیک اعمال کرتا تھا اُن کا ثواب اُسے قیامت تک عطا کیا جاتا رہے گا۔"

⇐ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ۔ "جنّت سے اُسے رزق ملتا رہے گا۔"

⇐ وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ۔ "وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔"

⇐ وَبَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِّنَ الْفَزَعِ۔ "اور اللہ کریم اُسے قیامت کے دن یوں اُٹھائے گا کہ وہ گھبراہٹ سے محفوظ ہو گا۔"

(سنن ابن ماجہ، حدیث:2767، حدیث صحیح)

حرفِ آخر: پاکستان کی عظمت اور اُس کے تقاضے

14 اگست محض کھیل کود اور سیر و تفریح کا دن نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم احسان کی یادگار ہے۔ اِس روز ربِّ کریم نے برِّصغیر کے مسلمانوں کو پاکستان کی صورت میں آزاد اور خود مختار وطن عطا کر کے بہت بڑا اِنعام فرمایا۔

پاکستان کا قیام بھی اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے اور ربِّ کریم نے اِس وطن کو ایسی ایسی نعمتوں سے بھی نوازا ہے جو عقل کو حیران کر دیتی ہیں۔ پاکستان کا محلِّ وُقوع (Geostrategic Position) انتہائی اَہمّ ہے، جس کی بنا پر دُنیا کی بڑی طاقتیں کسی نہ کسی طرح پاکستان کی طرف مُتوجّہ رہتی ہیں۔ پاکستان کی زمین ایسی زرخیز ہے کہ کہا جاتا ہے: اگر پاکستانی صحیح معنوں میں اپنی زمین سے پیداوار لیں تو پورے برِّاعظم کی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔ دُنیا کی چودہ بلند ترین چوٹیوں میں سے پانچ پاکستان کے پاس ہیں۔ ہمارے وسیع برفانی ذخائر (Glaciers) قدرتی دولت کا مظہر ہیں۔ دنیا کا ایک بڑا نہری نظام پاکستان کا حصّہ ہے۔ پاکستان کے پاس گوادر جیسی عظیم بندرگاہ ہے، جو دنیا کی سب سے گہری بندرگاہ مانی گئی ہے۔ دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان پاکستان کے پاس ہے، اِس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں سونے، تانبے اور کوئلے کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ پاکستان کا تربیلا ڈیم دنیا کا سب سے بڑا مٹّی سے بنا ڈیم ہے اور وطنِ عزیز کے مختلف موسم بھی قدرت کا عظیم تحفہ ہیں۔[1]

ایسے پیارے وطن کے قیام کا دن، یعنی 14 اگست بلاشبہ ایک عظیم دن ہے۔ یہ دن جتنے بڑے اِنعامِ الٰہی کی یادگار ہے اُس کا تقاضا ہے کہ رسمی اُمور سے بالاتر ہو کر تربیتی و فکری پہلوؤں پر توجّہ دی جائے۔ اِسی تناظر میں آج "پاکستان... قدرت کا عظیم اِحسان" کے عنوان سے کچھ معروضات پیش کی گئیں۔ چند اَہمّ نِکات یہ ہیں:

1) یومِ آزادی کے موقع پر نسلِ نَو کو بُزرگوں کی قربانیوں سے آگاہ کرنا چاہیے؛ تاکہ اُن کے دلوں میں پاکستان کی قدر کا شعور بیدار ہو اور وہ اِس سوہنی و پاکیزہ دھرتی سے حقیقی وَفا کا عزم کریں۔

2) پاکستان کی بنیاد "دو قومی نظریّے" (Two Nation Theory) پر ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ دُنیا بھر کے مسلمان ایک قوم اور ایک اُمّت ہیں، بلکہ آپس میں بھائی بھائی ہیں، جب کہ جہان بھر کے کفار ایک الگ قوم ہیں۔ تمام مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت ایک ہے جو سرکارِ دوعالم ﷺ نے عطا فرمائی ہے۔ "پاکستان کا مطلب کیا... لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه"، یہ نعرہ واضح کرتا ہے کہ بانیانِ پاکستان کیا چاہتے تھے اور اُنھوں نے کس مقصِد و مشن کے تحت یہ ملک حاصل کیا تھا۔ اگر ہم یومِ آزادی کے موقع پر نظریۂ پاکستان کے فروغ اور نفاذِ اسلام کے لیے کچھ نہ کریں تو یہ قیامِ پاکستان کے لیے جانیں قربان کرنے والے شہیدوں سے بڑی بے وفائی ہو گی۔

---

[1] ملاحظہ کیجیے: پاکستان... عطائے خداوندی، مشمولہ در "ہلال" (افواجِ پاکستان کا مجلہ)، شمارہ: اگست 2026ء

3) اگرچہ اِس وقت وطنِ عزیز مَعاشی مُشکِلات کا شکار ہے اور اربابِ اختیار کی بے اعتِدالیاں بھی حدّ سے زیادہ ہیں، مگر ہمیں مایوس ہونے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پُر اُمّید رہنا چاہیے اور اپنی اپنی بِساط کے مطابق اِخلاص کے ساتھ تمام تر صلاحیتیں وطن کی ترقّی اور نفاذِ اسلام کے لیے صَرف کرنی چاہییں۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ کی نگاہِ عِنایت ہے اور اولیائے کِرام علیہم الرحمہ کا خصوصی فیضان ہے۔ ہمارے بزرگوں نے کوشش کی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے انتہائی خطرناک سازشوں کے باوُجود پاکستان قائم ہو گیا تھا، بحمد اللہ تعالیٰ قائم ہے اور اِن شاءاللہ قائم ودائم رہے گا۔ یوں ہی اگر ہم مخلص ہو جائیں تو اُسی ربِّ کریم کے فضل وکرم سے یہ ملک اِس قدر ترقّی کرے گا کہ دُنیا اَنگشت بدنَداں رہ جائے گی۔

4) یومِ آزادی کے پُر مَسَرَّت موقع پر ہم پاکستان کے لیے بے لَوث قربانیاں پیش کرنے والے اپنے تمام مُحسِنوں کو دل کی گہرائیوں سے خَراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں:

i. وہ سُنّی علماء ومشائخ، قائدینِ مسلم لیگ اور عوام، جنہوں نے قیامِ پاکستان کے لیے اپنا تَن مَن دَھن، سب کچھ نچھاور کیا۔

ii. وہ حضرات جنہوں نے نظریۂ پاکستان کے تحفُّظ کے لیے تحریکِ نظامِ مصطفٰی اور تحریکِ ختمِ نُبوّت میں قربانیاں دیں۔

iii. مُسلّح افواج اور دیگر اِداروں کے وہ جوان جو جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر وطنِ عزیز میں امن کے قیام اور اِس کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے اِس وقت اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔

5) گزشتہ ہفتے، 07 اگست (2026ء) کو تین اَہَمّ اسلامی ممالک پاکستان، سعودیہ اور ترکیہ کے درمیان ایک تاریخی دِفاعی معاہدہ طے پایا، جسے "مکّہ مُشْتَرَکہ دِفاعی معاہدہ" (Makkah Joint Defence Agreement) کا نام دیا گیا ہے۔ اِس معاہدے کے مطابق تینوں رِیاستوں میں سے کسی ایک پر مُسلَّح حملے کو تینوں کے خلاف حملہ تصوُّر کیا جائے گا۔ یہ معاہدہ باہمی تعلقات کے فروغ کے لیے انتہائی مثبت پیش رفت ہے۔

ہماری آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد وہ وقت لائے جب تمام اسلامی ممالک یوں ہی متّحد ہو کر اسلام کا جھنڈا بلند کریں اور دُشمنانِ اسلام کے خلاف مشترکہ جِدّوجَہد کا آغاز کریں۔

شرعی مسئلہ: اسلامی رِیاست کے غیر مسلم شہریوں کو تمام سماجی ومُعاشَرتی حقوق حاصل ہوتے ہیں اور اُن پر کسی بھی طرح کا ظلم ہرگز جائز نہیں،[1] مگر تعظیم وتکریم اور احترام وتوقیر فقط اہلِ اسلام کے لیے ہے۔ بلاوجہ غیر مسلم کی عزّت افزائی حرام ہے، بلکہ اگر کوئی شخص اُس کے کفر کو اچھا جان کر تعظیم کرے تو ایسا کرنے والا خود دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

---

[1] مُرتَدّ (اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرنے والے) کے احکام مختلف ہیں۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کے قیام، اِس کی بقا، نظریۂ پاکستان کے تحفُّظ اور سرحداتِ پاکستان کی حفاظت کے لیے قربانیاں پیش کرنے والے ہمارے تمام محسنوں کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے مقدّس خون کے صدقے میں وطنِ عزیز کو ہمیشہ قائم ودائم اور خوش حال رکھے! خالقِ کریم ہر پاکستانی مسلمان کو اِس وطن کی ترقّی واستحکام کے لیے مخلصانہ کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

خالقِ کائنات تمام اُمتِ مسلمہ کو ہر طرح کی آفات سے نَجات عطا کرے، خصوصًا اہلِ پاکستان کی مَعاشی مشکلات کو آسان فرمائے اور سیلاب سمیت تمام حوادِث کے نقصانات سے محفوظ رکھے!

قادرِ مطلق مسلمانوں میں جذبۂ جہاد بیدار فرمائے! اہلِ غزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو ہر قسم کی اندرونی وبیرونی سازشوں سے محفوظ رکھے، ملک کی تمام سرحدات کی حفاظت فرمائے! اِسے امن وسلامتی کا گہوارہ بنائے! اور تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ کردے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!